باسمہ تعالیٰ

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان عظام درج ذیل مسئلہ کے بارے میں کہ

بدائع الصنائع کتاب الاضحیۃ ج۶/۲۹۸ ط دار الکتب العلمیۃ میں مذکور ہے کہ ولا یجوز فی الاضاحی شیئ من الوحش لان وجوبها بالشرع والشرع لم یرد بالایجاب الا فی المستأنس.... حتی ان البقرة الاهلیة اذا نزا علیها ثور وحشی فولدت ولدا فانه یجوز ان یضحی به وان کانت البقرة وحشیة والثور اهلیا لم یجز... وان ضحی بظبیة وحشیة الفت او ببقرة وحشیة الفت لم یجز لانها وحشیة فی الاصل والجوهر فلا یبطل حکم الاصل بعارض نادر والله عزشانه الموفق

مذکورہ عبارت فلا یبطل حکم الاصل بعارض نادر سے معلوم ہوتا ہے کہ عارضی طور پر وحشی جانور کو پالتو بنا لینے سے اسکی قربانی جائز نہیں ہوتی اور اگر عارض نادر نہ ہو بلکہ بالقصد وبالدوام پالتو بنایا جائے تو اس طرح کے جانور کی قربانی جائز ہوگی یا نہیں؟

ملک برما کا پہاڑی صوبہ چھین (جو کہ انڈیا سے متصل ہے) اور کاچین نامی صوبہ کے بعض علاقوں میں گائے کی ایک قسم جسکا انگریزی نام Mithan یا Gayal ہے پائی جاتی ہے

انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا میں اس کے متعلق یہ لکھا ہے کہ

a subspecies of the gaur and the largest of the wild oxen, subfamily Bovinae (family Bovidae), which is kept and utilized by the hill tribes of Assam and Myanmar (Burma)...... The social organization and mating system of gayal remains unchanged from its wild progenitors.

انسائیکلوپیڈیا انکارٹا میں یوں لکھا ہے کہ

Gayal, massive semidomesticated ox found in India. The gayal is a domesticated from the gaur, but the gayal is smaller than the gaur and has longer horns, placed lower on the forehead and farther apart, Gayal are raised in Assam, India for meat and milk....

اور اس گایال کو بری لغات میں بھی جنگلی بیل کہا گیا ہے، چند سالوں سے ان گایالوں کو گوشت اور دودھ حاصل کرنے کی غرض سے فارموں میں پالا جارہا ہے، کیا یہ نسل پالتو جانور ہوجانے کی وجہ سے اسکی قربانی جائز ہوگی یا نہیں؟

برائے کرم اس مسئلہ کا جواب بالتفصیل عنایت فرمائیں۔

سائل محمد نعمان عفا اللہ عنہ
رکن مجلس الافتاء والقضاء
جمعیت علماء اسلام یانگون میانمار
فاضل ومتخصص جامعہ دار العلوم کراچی
۱۴۴۰/۲/۹ھ
۲۰۱۸/۱۰/۱۹م

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں)

گیال گور کی ایک ذیلی قسم ہے۔

اور جنگلی بیلوں میں سب سے بڑا بیل ہے

گیال بیلوں کا ... اور بیلوں کا سسٹم اسکے مورث جنگلی صورت سے تبدیل نہیں ہوا

آسام اور میانمار (برما) کے پہاڑی قبائل ان سے اپنے کام کاج میں مدد لیتے ہیں (استعمال کرتے ہیں)

گیال گور سے ... گیال گور کی نسل ہے گیال انڈیا میں پایا جاتا ہے چھوٹا ہے لمبے سینگھ ہیں یہ دوسرے جانوروں سے الگ رہتا ہے
گیال انڈیا اور آسام میں گوشت اور دودھ کیلئے پالا جاتا ہے

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۵۹/۲۰۶۹

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

سوال میں ذکر کردہ صورت میں وحشی جانوروں کو اگر بالقصدِ والدوام بھی پالتو بنالیا جائے اور مانوس کرلیا جائے تب بھی ان کی قربانی درج ذیل وجوہات کی بناء پر جائز نہیں ہوگی۔

(الف): اول تو حضرات ائمہ اربعہ سمیت اکثر حضرات فقہاء کرام رحمہم اللہ نے پالتو اور مانوس ہونے یا نہ ہونے کی تفصیل کئے بغیر مطلقاً وحشی جانور کی قربانی کو یہ فرماکر ناجائز قرار دیا ہے کہ قربانی کا جواز چونکہ شریعت سے معلوم ہوا ہے اور پالتو جانور کے علاوہ کا حکم شرعاً منقول نہیں ہے لہٰذا وحشی جانور کی قربانی جائز نہیں اور صاحب البحرالرائق اور تبیین الحقائق نے یہ بات بھی فرمائی ہے کہ اس معاملہ میں قیاس کو بھی دخل نہیں۔ تاہم حضرت حسن بن صالح بن حیؒ اور حضرت علامہ ابنِ حزم سمیت اصحاب ظواہر رحمہم اللہ کے نزدیک وحشی جانور کی قربانی بھی جائز ہے لیکن اس قول کو حضرات ائمہ اربعہ اور باقی فقہاء کرام رحمہم اللہ میں سے کسی نے بھی اختیار نہیں فرمایا اور مذکورہ صورت میں چونکہ کوئی شدید ضرورت معلوم نہیں ہوتی اس لئے بلاضرورت شدیدہ کسی مرجوح قول کو اختیار کرنا بھی جائز نہیں۔

(ب): دوسرے یہ کہ سائل نے بدائع الصنائع کی جو عبارت نقل کی ہے "وإن ضحى بظبية وحشية ألفت أو ببقرة وحشية ألفت لم يجز؛" اس میں تو مصنف رحمہ اللہ نے خود اس بات کی تصریح فرمادی ہے کہ اگر کسی نے ایسے وحشی بیل کی قربانی کی جو مانوس ہوجائے، تو جائز نہیں ہے اور یہی بات المحیط البرہانی (93/6) میں بھی ذکر کی گئی ہے۔

(ج): تیسرے یہ کہ صاحبِ بدائع الصنائع رحمہ اللہ کی بیان کردہ علت سے سائل نے جو بات سمجھی ہے وہ بظاہر درست معلوم نہیں ہوتی کیونکہ سائل نے مذکورہ عبارت میں لفظِ "عارضٍ" کو عارضی کے معنیٰ میں لیا ہے جو "کچھ عرصے کیلئے" کے معنیٰ میں استعمال ہوتا ہے اور دائمی کے مقابلہ میں آتا ہے جس سے ان کو اشتباہ ہوگیا ہے حالانکہ غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا مقصود بظاہر یہ معنی نہیں ہے بلکہ "عارضٍ نادرٍ" میں عارض حالتِ عارضہ اور طارئہ کے معنیٰ میں ہے جو کہ حالتِ اصلیہ اور حقیقت کا مقابل ہے اس صورت میں "عارضٍ" کا معنیٰ یہ ہوگا کہ وحشی جانوروں کے مانوس ہونے کی حالت جو ان کی وحشت والی اصلی اور حقیقی حالت کے بعد ظاہر ہو خواہ تھوڑے عرصے کیلئے ہو یا دائمی طور پر، گویا بدائع الصنائع کی عبارت میں مذکور لفظِ عارض کا مفہوم عام ہے جو وحشی جانوروں کو عارضی طور پر یا دائمی طور پر مانوس کرلینے کی دونوں صورتوں کو شامل ہے اس لئے قربانی

(جاری ہے...)

دار الافتاء

Scanned by CamScanner

کے جائز نہ ہونے کے حکم میں بھی یہ دونوں صورتیں داخل ہیں، اور یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ اگر ان جانوروں کو بالقصد والدوام پالتو بنالیا جائے تو ان کی قربانی جائز ہونی چاہیے۔ چنانچہ مذکورہ عبارت ”لأنها وحشية في الأصل والجوهر فلا يبطل حكم الأصل بعارض نادر“ سے بھی اسی معنی کی تائید ہوتی ہے۔ اور نادر کا لفظ بڑھانے سے اس بات کی طرف اشارہ ملتا ہے کہ شرعی احکام میں کسی نادر صورت کو دیکھ کر حکم نہیں لگایا جاتا بلکہ کسی نوع کے اکثر افراد میں مشترک علت دیکھ کر اس کو حکم کا مدار بنایا جاتا ہے۔

(د) البتہ جائز ہونے کی ایک صورت ممکن ہے جو حضرات فقہاء احناف اور بعض دوسرے فقہاء کرام رحمہم اللہ سے منقول ہے وہ یہ کہ وحشی نر جانوروں اور پالتو مادہ جانوروں کے ملاپ (جفتی) سے جو نسل ہو اس کی قربانی جائز ہوگی، لیکن اس کے برعکس اگر پالتو نر اور وحشی مادہ ہو تو اس سے ہونے والی نسل بھی وحشی شمار ہوگی جس کی قربانی جائز نہیں ہوگی، کیونکہ جانوروں میں نسل کے پالتو یا وحشی ہونے کا مدار مادہ جانور پر ہے۔

بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (5/ 69)

ولا يجوز في الأضاحي شيء من الوحش؛ لأن وجوبها عرف بالشرع والشرع لم يرد بالإيجاب إلا في المستأنس؛ فإن كان متولدا من الوحشي والإنسي فالعبرة بالأم فإن كانت أهلية يجوز وإلا فلا حتى إن البقرة الأهلية إذا نزا عليها ثور وحشي فولدت ولدا فإنه يجوز أن يضحى به، وإن كانت البقرة وحشية والثور أهليا لم يجز؛ لأن الأصل في الولد الأم؛ وإن ضحى بظبية وحشية ألفت أو ببقرة وحشية ألفت لم يجز؛ لأنهاوحشية في الأصل والجوهر فلا يبطل حكم الأصل بعارض نادر والله عز شأنه الموفق.

تحفة الفقهاء (3/ 84)

وَلَا يجوز فِي الْأَضَاحِي شَيْء من الْوَحْش لعدم وُرُود الشَّرْع وَإِن كَانَ متولدامن الْوَحْش والإنسي فَالْمُعْتَبر فِيهِ جَانب الْأُم

الهداية في شرح بداية المبتدي (4/ 359)

والمولود بين الأهلي والوحشي يتبع الأم لأنها هي الأصل في التبعية، حتى إذا نزا الذئب على الشاة يضحى بالولد.

المحيط البرهاني في الفقه النعماني (6/ 93)

ولا يجوز شيء من الوحوش، وبقر الوحش وأشباهها، وإن ألفت، وفي المتولد بين الوحشي والأهلي تعتبر الأم إن كانت الأم وحشية لا تجزئ في الأضحية، وإن كانت أهلية تجزئ،

(جاری...)

دار الافتاء

تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق وحاشية الشلبي (6/ 7)

قال - رحمه الله -: (والأضحية من الإبل والبقر والغنم)؛ لأن جواز التضحية بهذه الأشياء عرف شرعا بالنص على خلاف القياس فيقتصر عليها، ويجوز بالجاموس؛ لأنه نوع من البقر بخلاف بقر الوحش حيث لا يجوز التضحية به؛ لأن جوازها عرف بالشرع في البقر الأهلي دون الوحشي، **والقياس ممتنع**، وفي المتولد منهما تعتبر الأم، وكذا في حق الحل تعتبر الأم.

الجوهرة النيرة على مختصر القدوري (2/ 189)

قَوْلُهُ: (وَالْأُضْحِيَّةُ مِنْ الْإِبِلِ، وَالْبَقَرِ، وَالْغَنَمِ) وَلَا يَجُوزُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ الْوَحْشِ فَإِنْ كَانَ مُتَوَلِّدًا مِنْ الْأَهْلِيِّ، وَالْوَحْشِيِّ فَإِنَّ الْمُعْتَبَرَ فِي ذَلِكَ الْأُمُّ

البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوري (8/ 201)

بخلاف بقر الوحش حيث لا تجوز الأضحية به لأن جوازها عرف بالشرع، وفي البقر الأهلي دون الوحشي **والقياس ممتنع**، وفي المتولد منها تعتبر الأم وكذا في حق الحل تعتبر الأم اهـ.

المجموع شرح المهذب (8/ 393)

وَلَا يُجْزِئُ غَيْرُ الْأَنْعَامِ مِنْ بَقَرِ الْوَحْشِ وَحَمِيرِهِ وَالضَّبَا وَغَيْرِهَا بِلَا خِلَافٍ وَسَوَاءٌ الذَّكَرُ وَالْأُنْثَى مِنْ جَمِيعِ ذَلِكَ وَلَا خِلَافَ فِي شئ مِنْ هَذَا عِنْدَنَا

المنهاج القويم شرح المقدمة الحضرمية (ص: 307)

"ولا يجزئ" في الأضحية من الحيوان "إلا" النعم وهي "الإبل والبقر والغنم" لأن التضحية بغير ذلك لم تنقل فلا يجزئ نحو بقر الوحش وحماره، نعم يجزئ متولد بين جنسين من النعم هنا

مغني المحتاج إلى معرفة معاني ألفاظ المنهاج (6/ 125)

وَلَمْ يُنْقَلْ عَنْهُ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَلَا عَنْ أَصْحَابِهِ التَّضْحِيَةُ بِغَيْرِهَا، فَلَا يُجْزِئُ غَيْرُ النَّعَمِ مِنْ بَقَرِ الْوَحْشِ وَغَيْرِهِ وَالظِّبَاءُ وَغَيْرُهَا. تَنْبِيهٌ: الْمُتَوَلِّدُ بَيْنَ جِنْسَيْنِ مِنْ النَّعَمِ يُجْزِئُ هُنَا،

المجموع شرح المهذب (8/ 394)

(فرع) لاتجزئ بِالْمُتَوَلِّدِ مِنْ الظِّبَاءِ وَالْغَنَمِ لِأَنَّهُ لَيْسَ مِنْ الْأَنْعَامِ * (فَرْعٌ) فِي مَذَاهِبِ الْعُلَمَاءِ فِي سِنِّ الْأُضْحِيَّةِ * **نَقَلَ جَمَاعَةٌ إجْمَاعَ الْعُلَمَاءِ عَنْ** التَّضْحِيَةِ لَا تَصِحُّ إلَّا بِالْإِبِلِ أَوْ الْبَقَرِ أَوْ الغنم **فلا يجزئ شئ مِنْ الْحَيَوَانِ غَيْرُ ذَلِكَ*** وَحَكَى ابْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ أَنَّهُ يَجُوزُ أَنْ يُضَحِّيَ بِبَقَرِ الْوَحْشِ عَنْ سَبْعَةٍ وَبِالضَّبَا عَنْ وَاحِدٍ وَبِهِ قَالَ دَاوُد فِي بَقَرَةِ الْوَحْشِ

(جاری ہے...)

دار الافتاء

Scanned by CamScanner

المغني لابن قدامة (9/ 440)

7859) فَصْلٌ: وَلَا يُجْزِئُ فِي الْأُضْحِيَّةِ غَيْرُ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ، وَإِنْ كَانَ أَحَدُ أَبَوَيْهِ وَحْشِيًّا، لَمْ يُجْزِئْ أَيْضًا. وَحُكِيَ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ أَنَّ بَقَرَةَ الْوَحْشِ يُجْزِئُ عَنْ سَبْعَةٍ، وَالظَّبْيَ عَنْ وَاحِدٍ. وَقَالَ أَصْحَابُ الرَّأْيِ: وَلَدُ الْبَقَرِ الْإِنْسِيَّةِ يُجْزِئُ، وَإِنْ كَانَ أَبُوهُ وَحْشِيًّا. وَقَالَ أَبُو ثَوْرٍ: يُجْزِئُ إذَا كَانَ مَنْسُوبًا إلَى بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ. وَلَنَا قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى {لِيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَى مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ} [الحج: 34] . وَهِيَ الْإِبِلُ وَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ. ۔۔واللہ سبحانہ اعلم۔

محمد فاروق علی
محمد فاروق علی

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۷/شعبان/۱۴۴۰ھ

13/اپریل/2019ء

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفراللہ لہ
مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

۷/شعبان/۱۴۴۰ھ

13/اپریل/2019ء

الجواب صحیح
[illegible]
۷/۸/۱۴۴۰ھ

الجواب صحیح
[illegible]
۷/۸/۱۴۴۰ھ

دارالافتاء
فتویٰ نمبر ۲۰۶۹/۵۹
مورخہ ۷/۸/۱۴۴۰ھ
۱۳/۴/۲۰۱۹